Themes and Consequences of Intellectual and Moral Degradation on Social Media

سوشل میڈیا پر فکری و اخلاقی آلودگی کے موضوعات و مضمرات

Tahira Naheed*[1]
PhD Scholar, Department of Urdu, Federal Urdu University of Arts, Sciences & Technology, Islamabad.
Dr.Fehmeeda Tabasum*[2]
Associate Professor, Department of Urdu, Federal Urdu University of Arts, Sciences & Technology, Islamabad.
Dr. Syed Aoun Sajid*[3]
Assistant Professor, Department of Urdu, Federal Urdu University of Arts, Sciences & Technology, Islamabad.

طاہرہ ناہید☆[1]
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ اردو، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی، اسلام آباد
ڈاکٹر فہمیدہ تبسم☆[2]
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اُردو، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی، اسلام آباد
ڈاکٹر سید عون ساجد☆[3]
اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ اردو، وفاقی اردو یونیورسٹی برائے فنون، سائنس اور ٹیکنالوجی، اسلام آباد

Correspondance:fehmida.tabassum@fuuast.edu.pk

eISSN:**3005-3757**
pISSN: **3005-3765**

Received: 18-07-2026
Accepted:26-09-2026
Online:29-09-2026

Copyright:© 2026 by the authors. This is an access-openarticle distributed under the terms and conditions of the Creative Common Attribution (CC BY)

ABSTRACT: "Reflection or contemplation is a mental process in which a person pushes aside all thoughts and ideas and delves into the depth of a single idea, point, or observation, maintaining focus on it in order to reach a conclusion. There are two aspects to contemplation: positive and negative. The literal meaning of pollution is to mix, blend, or coat, or to give something the color and form of another thing. In modern terminology, pollution refers to the inclusion of elements in the natural environment that cause negative and unpleasant changes. The primary cause of pollution is human intervention. In addition to material pollution, we can also include major habits, moral decline, and intellectual pollution. While our environment suffers from environmental pollution, around us,

license

negative thinking, moral degradation, and major habits are contaminating our intellectual environment. In this article, by moral and intellectual pollution, I refer to the elements, phenomena, and outcomes found from thought to action, which have negatively contaminated our actions. Social media is currently accessible to everyone—children, youth, and the elderly. What are they watching and learning? All of this is polluting their morals and thoughts, which is important."

KEYWORDS: Social Media , Literature, Pollution , Youth, Intellectual Environment, Learning.

فکر عربی زبان کا لفظ ہے جسے ہندی میں سوچ فارسی میں اندیشہ اور انگریزی میں thought کہتے ہیں. الغرض فکر سے مراد وہ عقلی عمل ہے جو معلومات کو جوڑ کر نتائج اخذ کرتا ہے اردو میں فکر کو بعض اوقات تصور بھی سمجھا جاتا ہے۔

" تفکر یا غور و فکر ذہنی عمل ہے جس میں انسان اپنے تمام تر توھمات اور خیالات کو جھٹک کر کسی ایک خیال نقطہ یا کسی مشاہدے کی گہرائی میں سفر کرتا ہے اور اسی پر اپنی توجہ مرکوز رکھتا ہے تاکہ کسی نتیجے پر پہنچ سکے۔ (1)

غور و فکر سے انسان کو عظمت حاصل ہوتی ہے غور و فکر ہی سے انسان دانشور مفکر قلم کار یا سیاستدان ہیں اور غور و فکر کرنے والوں میں تجسس پیدا ہوتا ہے اور سچائی کو کھوجنے کی لگن اجاگر ہوتی ہے۔

غور و فکر کرنا حکم الہی ہے کیونکہ تفکر کے بغیر عقل و ذہن کے در نہیں کھلتے اگر یہ مقفل رہیں تو تاریخ کا سفر گویا رک جاتا ہے اور نسل انسانی کی تاریخ اندھیروں میں گم ہو جاتی ہے۔ علامہ میر سید شریف جرجانی نے اپنی کتاب "التعریفات" میں فکر کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

" فکر کی جمع افکار ہے فکر کے معنی ہیں عقل کو معلومات میں اس طرح استعمال کرنا کہ معلوم کی معرفت حاصل ہو جائے "(2-)

تفکر و تدبر کے حامل شخص کو دور اندیش عاقبت اندیش کہتے ہیں جو کسی معاملے میں داخل ہونے سے پہلے اس کے انجام پر غور کرتا ہے تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے فکر کے ایک معنی عقل و نظر بھی ہیں اور یہ نعمت انسان کو حاصل ہے حیوانات کو نہیں۔

"تدبر کا ایک مفہوم یہ ہے کہ کسی معاملے میں داخل ہونے سے پہلے اس کے انجام، عواقب و نتائج اور حسن و قبیح پر غور کرنا"۔(3)

دینی و فکری مصادر میں تفکرات کی دعوت دی گئی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں بھی دی گئی ہے۔ غور و خوض کے بغیر سوچ کے در نہیں کھلتے۔ ہر مفکر و مدبر اپنے معاشرے کے افراد اور زندگی سے متعلق ایک خاص نظریہ وابستہ رکھتا ہے۔ سقراط کا قول ہے:-

"زندگی تحقیق و تجسس سے خالی ہو وہ جینے کے قابل نہیں ہوتی"(4)

زندگی فکر کے بغیر ادھوری ہے حقائق کو جاننا ہی زندگی ہے۔ آنکھیں موندے تقلید کی راہ پر چلنا ایک جامد طرز زندگی ہے۔

بقول سقراط:- "تمہارا دماغ سب کچھ ہے تم جو سوچتے ہو وہی بن جاتے ہو۔"(5)

یعنی ہمارا ہر عمل ہماری سوچ سے پیوستہ ہے۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں وہ ہماری سوچ کا عکس ہوتا ہے۔ اگر ہم ایک اچھا معاشرہ چاہتے ہیں تو اپنی سوچ کو بھی مثبت رکھنا ضروری ہے۔

علامہ اقبال نے کیا خوب کہا ہے:- "قومیں فکر سے محروم ہو کر تباہ ہو جاتی ہیں"(6)

۔ غور و فکر کی عادت بہت ضروری ہے۔ فکر کی عادت ماحول سے بنتی ہے۔ اگر ایک بچہ ایسے ماحول میں رہتا ہے جہاں لوگ بدنیتی۔ بد دیانتی اور منفی سوچ کے حامل ہوں تو ان کے اعمال بھی ویسے ہی ہونگے اور اس ماحول میں پلنے والا بچہ بھی وہی طرز فکر اپنا لے گا۔

"انسان کا ذہن اور طرز فکر ماحول سے بنتی ہے۔۔۔ماحول کے نقوش کم و پیش ذہن پر نقش ہو جاتے ہیں۔ جس حد تک یہ نقوش گہرے یا ہلکے ہوتے

ہیں ۔اسی مناسبت سے انسانی زندگی میں طرز زندگی کی تشکیل ہوتی ہے

(7)"۔

انسان میں سننے بولنے اور ذہن و عقل کی صلاحیتیں پائی جاتی ہیں۔اگر انسان ان صلاحیتوں کو کام میں نہ لائے تو انسان کا ہونا یا نہ ہونا برابر ہیں۔انسان عقل ہی کی وجہ سے اشرف المخلوقات ہے۔یہ سوچنے سمجھنے اور غور کرنے کی صلاحیت کی بنا پر انسان جانوروں پر برتری رکھتا ہے۔انسان کی زندگی میں فکر کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔فکر کی تشکیل میں دو بنیادی چیزیں ہوتی ہیں جو اس فکر یا نتیجہ کی شناخت فراہم کرتی ہیں

نمبر 1۔۔موضوع جن پر غور و فکر کے بعد کسی نتیجے پر پہنچا جا سکتا ہے۔

نمبر 2۔۔مقدمات ان کی ترتیب اور نتائج۔

فکر کے موضوعات متعدد و متنوع ہیں۔کسی نے سیاست سے متعلق غور و فکر کر کے اپنا کوئی خلاصہ پیش کیا ہو تو اسے سیاسی فکر کہا جائے گا۔ معاشی مسائل پر غور و فکر کے ذریعے کوئی فکر پیش کی جائے تو معاشی فکر کہلائے گی، اسی طرح مختلف اصطلاحیں استعمال ہوتی ہیں جسے ثقافتی فکر، تربیتی فکر، اور تہذیبی فکر وغیرہ۔فکر ایک ذہنی عمل ہے جو عقل کے استعمال اور غور و فکر کے نتیجے میں سامنے آتا ہے۔

فکر کے افادیت کے حوالے سے دو پہلو ہیں۔ایک مثبت اور دوسرا منفی۔

آلودگی فارسی لفظ ہے۔جس کے معنی ملانا آمیزہ بنانا، ملمع کاری کرنا۔کسی شے کو دوسری شے کا رنگ و روپ دینا ہے۔

"جدید اصطلاحی معنی میں آلودگی

سے مراد قدرتی ماحول میں ایسے

اجزا شامل کرنا ہے جس کی ماحول

میں منفی اور ناخوشگوار تبدیلیاں

واقع ہوں اور آلودگی کی بنیادی وجہ

انسانی مداخلت ہے۔"(8)۔

اخلاقی نقطہ نگاہ سے آلودگی میں مادی الائش کے ساتھ ساتھ بری عادات و اخلاقی انحطاط کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ ہمارا فضائی و زمینی ماحول ٹھوس مضر مواد، مضر گیسیں اور صوتی آلودگی کا شکار ہے۔ وہیں ہمارے اردگرد منفی سوچ، اخلاقی انحطاط، اور بری عادات ہمارے ذہنی و اجتماعی ماحول کو پراگندہ کر رہے ہیں انہیں فکری آلودگی بھی کہا جاسکتا ہے۔ نوجوان نسل ہمارے ماحول کا بنیادی حصہ ہے ان کی تربیت کی ذمہ داری گھر اسکول کے ساتھ ساتھ معاشرے پر بھی عائد ہوتی ہے تاکہ وہ اچھے اور برے میں تمیز کر سکیں اور حسن اخلاق کو بہتر طور پر سیکھیں ہمارے معاشرے میں بہت سی برائیاں جنم لے رہی ہیں۔ برائی اور نقص میں فرق ہے برائی اخلاقیات کی اصطلاح ہے نقص ایک کلی کلیہ ہے الودگی بعض اوقات ایسی برائی پیدا کرتی ہے جو نقص تک پہنچا دیتی ہے۔

فکر کا اغاز اشیاء کے مابین فرق کی بنیاد پر ان کی پہچان سے ہوتا ہے اسی کو منطقی فکر کہتے ہیں اور وہ عوامل جو فکر کو غیر منطق بنائیں اس کو اس ارٹیکل میں فکری الودگی سے معنون کیا ہے لیکن فکر کی اقسام ہیں ان میں ایک قسم اخلاقی فکر ہے۔ اخلاقی فکر خیر و شر کی بنیاد پر سوچتے ہوئے اچھائی اور برائی میں تفریق کرتی ہے اور پھر اچھائی کو اپنے لیے لائحہ عمل قرار دیتی ہے۔ اخلاق کی الودگی سے مراد سوچ سے لے کر عمل تک پائے جانے والے وہ عناصر مظاہر اور نتائج ہیں جنھوں نے ہمارے فکر و عمل کو منفی طور پر الودہ کر دیا ہے فکری اخلاقی موضوعات سے پہلے ہم سوشل میڈیا پر نظر ڈالتے ہیں اکسویں صدی انفارمیشن ٹیکنالوجی کی صدی ہے سوشل میڈیا ایک دودھاری تلوار کی طرح ہے اس کے ثمرات اور نقصانات سب کے لیے برابر نہیں ہے انٹرنیٹ نے بہت تیزی سے ترقی کی منازل طے کی ہیں

> 1993 تک کوئی براوزر استعمال کے لیے موجود نہ تھا ایمازون 1995 اور گوگل 1998 اور وکی پیڈیا 2001 میں سامنے ایا اب انٹرنیٹ میٹا ورس metavese میں شامل ہو رہا ہے اس کو تصوراتی و تخیلاتی دنیا کہا جاتا ہے انٹرنیٹ کی الگ ایک دنیا ہے اور اج یہ سمٹ کر ایک موبائل میں قید ہو چکا ہے اور ہر انسان کی دسترس میں ہے۔ عالمی و اعداد و شمار کی معتمد ویب سائٹ کے اعتبار سے اپریل 2023 تک دنیا بھر میں انٹرنیٹ استعمال کرنے والوں کی تعداد 5.8 ملین تھی اور جو کہ عالمی ابادی کا 64.6 فیصد بنتی ہے اس میں 4.8 بلین یا دنیا کی ابادی کا 59.9 فیصد سوشل میڈیا صارفین تھے۔"(9)

دنیا کی وسعتیں سمٹ چکی ہیں قربتیں دوریوں میں اور فاصلے قربتوں میں تبدیل ہو گئے ہیں جغرافیائی سرحدوں کی بعد نظریاتی سرحدیں بھی مٹ رہی ہیں۔ سوشل میڈیا کے استعمال سے معاشرے کا تانا بانا متغیر ہو رہا ہے اور قدریں تیزی سے بدل رہی ہیں دور جدید میں انسانیت گویا کسی میدان جنگ میں ہے۔ اس جنگ میں ایٹمی ہتھیار نہیں ہے فکری یلغار ہے۔

سوشل میڈیا کے شروع ہونے سے پہلے لوگوں کے روابط دوست احباب سے ہوا کرتے تھے اور وہ ان سے خط و کتابت کرتے تھے جن سے لوگوں کا رسم الخط اور الفاظ کے استعمال کا ہنر بھی آتا تھا اور گھروں میں رسائل اور خبریں اور اخبارات پڑھنے کا رجحان موجود تھا اور ہر گھر میں اخبار آیا کرتا تھا جس سے زبان بہتر ہونے کے ساتھ ساتھ مختلف مضامین پڑھنے سے شعور و آگہی اور فکر میں اضافہ ہوتا تھا۔ سوشل میڈیا کے بے جا استعمال نے انسانی سوچ و فکر کو محدود کر دیا ہے اور مطالعہ بھی مختصر پسندی تک محدود ہو گیا ہے۔ کتابوں سے شغف ختم ہو چکا ہے اور وہ سکرین پر نظر آنے والے چند جملوں باتوں سے آگے نہیں سوچ پاتے فکر محدود اور غیر فکری عناصر سے آلودہ ہو چکی ہے۔

انفارمیشن ٹیکنالوجی کا میدان جنگ ہے۔ اس کو دماغ کنٹرول کرنے کی جنگ کہا جائے تو بے جا نہ ہو گا، اور جو لوگ بھی سوشل میڈیا کو استعمال کرتے یا وابستہ ہیں وہ غیر محسوس طریقے سے اس جنگ میں شامل ہیں۔

> "مائنڈ کنٹرولنگ Mind controling ایک ایسا عمل ہے جس میں کسی فرد یا جماعت کے دماغوں تک غیر محسوس طریقے سے ایسے پیغامات بھیجے جاتے ہیں جو انفرادی و اجتماعی رائے یا آزاد انتخاب اور سوچ و فکر کو کسی مخصوص نظریے کے مطابق ڈھال سکیں۔"(10)

یہ سب ایک ترتیب کے ساتھ آہستگی سے اور غیر محسوس طریقے سے کیا جاتا ہے اور پھر لوگوں کے احساسات اور جذبات اور نظریات کو کسی مخصوص جماعت کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور کبھی کسی فیصلے کی حمایت اور مخالفت کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ سوشل میڈیا کو استعمال کرنے والے اس کی حدود یا اصول و ضوابط سے وہ ناواقف ہیں۔ اور وہ اس فکرو اخلاقی آلودگی سے متاثر ہوتے ہیں۔ اور یہ لمحہ فکریہ ہے لیکن موجودہ دور میں ضروریات زندگی کو مد نظر رکھتے ہوئے ہم سوشل میڈیا کو ترک نہیں کر سکتے لیکن کچھ ایسے حدود ضرور ہونے چاہیے تاکہ ان کے مضر اثرات سے حتی الامکان بچا جا سکے۔

کوئی بھی معاشرہ یا گروہ ہو ان پر ہر معاشرہ کچھ چند اصول چند حدود و اصول لگاتا ہے۔ لیکن سوشل میڈیا یعنی فیس بک ٹوٹر یوٹیوب اور دیگر ذرائع پر ایسے افراد متحرک نظر آتے ہیں جن کو شائستگی اخلاقی قدروں اور ذمہ داریوں کی نہ تو آگاہی ہے اور نہ ہی پرواہ ہے اس کے برعکس ماضی میں ابلاغ کے ذرائع پر کڑی نگرانی ہوتی تھی اور ہر معاشرہ اپنے ثقافتی اور مذہبی رجحانات کو مد نظر رکھ کر ذرائع ابلاغ کو فروغ دیتا تھا۔

اج کل سوشل میڈیا پر زیادہ تعداد ان لوگوں کی ہے جو صرف ایک مقصد کے تحت کام کر رہے ہیں اور وہ ہے پیسہ معاشرے کی ترقی کے لیے احتساب ضروری ہے کہ کون لوگ ہیں جو سوشل میڈیا پر معاشرہ کو متاثر کر رہے ہیں ایک ذمہ دار شہری اور گھر کے سربراہ کو اپنی انکھیں کھلی رکھنا ہوں گی کہ نسل نو بگڑنے نہ پائے۔

سوشل میڈیا ڈس انفارمیشن جھوٹ کو تیزی سے پھیلانے والا الہ بن گیا ہے ہر جانب جالی خبروں کی بھرمار دکھائی دیتی ہے جس کے پیچھے مفادات کار فرما ہوتے ہیں۔ جیسے سیاسی، معاشی، نظریاتی، مذہبی، وغیرہ اکثر خبریں جھوٹی ہوتی ہیں اور مقصد دھوکہ دینا ہوتا ہے اس کے لیے مختلف طریقے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جیسے کسی پرانی تصویر کو غلط انداز یا تحریر کے ذریعے استعمال کیا جاتا ہے یا پھر کسی حادثے تباہی اور کسی پرانی افت یا جنگ کی تصویر کی مدد سے بڑھاوا دینا وغیرہ اور کبھی تصاویر کو ایڈٹ کر کے استعمال کیا جاتا ہے اور سرخیاں سنسنی خیز ہوتی ہیں۔ اور ان تمام اقدامات کا مقصد انتشار پھیلانا ہی ہوتا ہے یا کسی مقصد کے حصول کے لیے افراتفری پھیلائی جاتی ہے اج کل اے ائی ارٹیفیشل انٹیلیجنس کے ذریعے جعلی تصاویر اور ویڈیو بنا کر کسی غیر حقیقی خبر یا منظر کو حقیقی بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔

سوشل میڈیا ایک عالمی خبرنامہ بن گیا ہے جہاں کوئی بھی فرد اپنی رائے کو خبر بنا کر پیش کرتا ہے جھوٹی خبریں، خوف و حراس، غصہ، پریشانی اور منفی جذبات کو اکسانے کے لیے بنائی جاتی ہیں۔

اج کل معاشرے میں عدم برداشت اور نفسیاتی الجھنیں اسی کی پیداوار ہیں ایک شخص اپنے گھر میں جو خریداری کرتا ہے ، کھانا پکاتا ہے یا گفٹ دیتا ہے، ان سب کی تصاویر اور ویڈیوز سوشل میڈیا پر اپلوڈ کی جاتی ہیں اور اس کا مقصد ریاکاری کے سوا کیا ہو سکتا ہے اور دیکھنے والے احساس کمتری میں مبتلا ہو رہے ہیں اور پھر وہ ایسے ہتھکنڈے استعمال کرنے کی کوشش کرتے ہیں جن سے وہ بھی یہ سب حاصل کر لیں اور جب صحیح راہ سجائی نہیں دیتی تو منفی رجان کی راہ اپنا کر مستقبل کو اندھیروں میں جھونک کر تباہی کی جانب چل پڑتے ہیں۔

2018 میں institute of technology پر massachusetts پر ایک تحقیق کی گئی جس میں معلوم ہوا۔

"70 فیصد خبریں ری ٹویٹ کی جاتی ہیں اور اس کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں میں
موجود تعصبات اور خوف کو مزید بڑھایا جائے اور فوری رد عمل حاصل کیا
جائے"۔ (11)

کیونکہ لوگ جھوٹی خبروں پر جلد یقین کر لیتے ہیں اور سوشل میڈیا پر جھوٹ کو سچ اور سچ کو جھوٹ بنانے کے بہت سارے ذرائع موجود ہیں اور یہ ہر موضوع پر استعمال کر کے سنسنی بے چینی اور عدم تحفظ پھیلا رہے ہیں۔ ان میں سے کچھ موضوعات اخلاق کی و تہذیبی ہیں سوشل میڈیا پر مقبولیت حاصل کرنے کے لیے ایسے ہتھکنڈے استعمال کیے جاتے ہیں جو

کہ نامناسب ہوتے ہیں جیسے کوئی عبارت تصویر منظر یا واقعہ کو سوشل میڈیا پر شیئر کرنے کے بعد اس کے لائک کا انتظار کیا جاتا اگر مثبت کمنٹ اجائے تو ٹھیک لیکن اگر منفی کمنٹ اجائے تو یہ سلسلہ ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے اور مغلضات تک پہنچ جاتا ہے۔

> "ماہر نفسیات نے ایک نظریہ confirmation bias پیش کیا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی واقعہ خبر یا کہانی لوگوں کے نظریات و خیالات سے ملتی جلتی ہو جو وہ لوگ جلدی قبول کر لیتے ہیں چاہے کتنی ہی جھوٹی ہو اس کے علاوہ اگر کوئی خبر کسی شخص کی شناخت کو یا اس کے سماجی گروہ کو تقویت پہنچاتی ہو وہ اس کو بغیر تحقیق کے شیئر کرے گا اس کو social Identy theory کہا جاتا ہے"۔[12]

سوشل میڈیا پر لائک اور کمنٹس کے چکر میں لوگ اپنی تمام قدریں بھول کر اس لڑائی میں شامل ہونا اپنا فرض سمجھتے ہیں ان تمام باتوں میں الجھ کر انسان اپنی اقدار جن کی بدولت اس کو تمام مخلوقات میں اشرف ہونے کا شرف حاصل تھا وہ گوارا ہے اور اپنی شخصیت اور کردار کو معاشرے میں مقبول عام کرنے کے لیے ایسی ایسی حرکتیں کی جاتی ہیں جو کسی بھی معاشرے میں قابل قبول نہیں ہیں۔

ان تمام میں صرف نوجوان طبقہ ہی نہیں بلکہ ادھیڑ عمر اور بڑی عمر سبھی لوگ شامل ہیں اور بعض اوقات اپنے بچوں کو اس میں شامل کر کے ایسی حرکتیں کروائی جاتی ہیں اور جس پر خود بھی خوش ہوتے ہیں اور یہ سب لائک لینے کے لیے کیا جاتا ہے ان سب سے کم عمر بچے بد تمیزی فحش کلمات کے عادی ہو رہے ہیں جو کہ کسی بھی طور قابل قبول نہیں ہے۔

ان سب سے سوشل میڈیا سماجی اقدار کو متاثر کرنے میں معاون ثابت ہو رہا ہے اس کے علاوہ اس میڈیا کو سیاسی بیان بازی کے لیے بھی استعمال کیا جاتا ہے تمام سیاسی جماعتیں اپنی اپنی سوشل میڈیا ٹیمیں بنائے ہوئے ہیں ان کو نئے الہ سے لیس کر کے منظم کیا جاتا ہے ماضی قریب میں پرنٹ میڈیا بہت اہمیت رکھتا تھا ہر بڑی سیاسی پارٹی کا اپنا اخبار ہوتا تھا جس کے ذریعے وہ اپنا منشور و نظریہ لوگوں تک پہنچاتے تھے اج کل یہ کام سوشل میڈیا پر ہو رہا ہے اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میڈیا پر کم وقت میں زیادہ لوگوں تک بات یا خبر پہنچ جاتی ہے اور فوری ردعمل بھی اجاتا ہے۔

ان سب کے لیے فیس بک، ٹویٹر، واٹس ایپ، اور انسٹاگرام، وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے اگر ایک سیاسی پارٹی دوسری سیاسی جماعت پر کوئی الزام لگاتی ہے یہ مخالف بیان دیتی ہے تو یہ خبر یا بیان بغیر تحقیق کے شیئر کر دیا جاتا ہے، اور یہ بات چند سیکنڈ میں پھیل جاتی ہے۔ اس کے جواب میں دوسری پارٹی میدان میں اس سے بڑا جھوٹ لے کر اترتی ہے اور بڑے زور و شور

سے مرچ مصالحہ کے ساتھ میڈیا کے تمام چینلز پر چند سیکنڈ میں پھیل جاتی ہے۔لوگ جھوٹی خبر پر نہ صرف یقین کرتے ہیں بلکہ اس کو اگے پھیلانے میں بھی تیزی دکھاتے ہیں اور پھر کمنٹ میں گالم گلوچ تو کہیں داد وصول کرتے ہیں یہ سیاسی پارٹیاں کسی پر ہوئے مقدمے پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں اور کبھی تو عدالتوں پر بھی دباؤ ڈالا جاتا ہے ایک دوسرے کی کردار کشی کی جاتی ہے اور ملک میں ہر لمحہ ایک بیان بازی کی جنگ کا سماں رہتا ہے عزت کسی کی محفوظ نہیں ہے کسی کے بھی کردار کی دھجیاں اڑادی جاتی ہیں بغیر تحقیق کے ہر بات کو شیئر اور کمنٹ کر دیے جاتے ہیں اگر اخلاقی و تہذیبی موضوعات کی بات کی جائے تو اس میڈیا پر مختلف پلیٹ فارم پر موجود مواد انسانی اخلاقیات کو متاثر کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ ایسے رویے بھی ملتے ہیں جو انسانوں میں کئی طرح کے مسائل پیدا کرنے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔ جیسے مقبول ہونے کے لیے میڈیا پر ایسے طریقوں کا استعمال جو کہ مذہب سماج کے لیے مناسب نہیں ہے لوگ فیس بک انسٹا گرام پر اپنی زندگی اور رشتوں کو مثالی بنا کر پیش کرتے ہیں جو کہ حقیقت سے فرار ہے۔سوشل میڈیا باہمی رابطوں کو فروغ دیتا ہے لیکن اس سے اپنی رشتے متاثر ہو رہے ہیں ہم اپس میں بات نہیں کرتے یعنی اکٹھے بیٹھے ہوئے بھی موبائل پر مصروف رہتے ہیں کھانا کھانا ہو یا کوئی اور فنکشن اپسی بات چیت متاثر ہو چکی اور دوریاں ایک گھر میں رہتے ہوئے بڑھ رہی ہیں۔علامہ اقبال نے کیاخوب کہاہے۔

ہے دل کے لئے موت مشینوں کی حکومت
احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات ۔(13)

یہ میڈیا دور بیٹھے لوگوں سے تو روابط بڑھا رہا ہے لیکن فیملی یونٹ بکھر رہا ہے دوستیاں ختم ہو رہی ہیں ان کے فالورز تو بڑھ رہے ہیں لیکن وہ فالورز کیا مشکل یا پریشانی میں ساتھ کھڑے ہوتے ہیں جیسے دوست یا رشتہ دار؟۔

یہ میڈیا ہماری زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہو رہا ہے یہاں تک کہ اس پر مذہب کو بھی اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے سوشل میڈیا کی کوئی بھی ایپ ہو ان سب پر مذہبی اقوال احادیث ایات اور مباحث تمام موجود ہیں اور لوگ بغیر تحقیق کیے ایا یہ حدیث درست ہے یعنی اس کو اگے شیئر اور لائک کرنا شروع کر دیتے۔

مذہبی سکالر تو ایک طرف ایک عام ادمی جس کو مذہب کے بارے میں زیادہ علم نہ بھی ہو وہ یہاں اکر اپنی رائے دینا ضروری سمجھتا ہے مذہب ایک ایسا پہلو ہے جہاں بغیر سوچے سمجھے رائے دینا نقصان دہ ہو سکتا ہے اور قرانی ایت کو بغیر سیاق و صبح کے اپنے معاملے میں لے انا یا اس کا غلط مفہوم پہنچانا غلط اقدام ہے اس سے انتشار پھیلنے کا اندیشہ بھی موجود ہے مذہبی رائے دینے کے لیے ایک مدت کی ریاضت اور تعلیم کی ضرورت ہوتی ہے جو کہ یہاں ناپید ہے۔

لوگ یہ جانے بغیر کہ لکھنے والے کے کیا مقاصد ہیں اس پوسٹ کو شیئر کر دیتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ اس کے کیا اثرات ہوں گے اگر اس پوسٹ کے لگانے والے شخص کے فالور زیادہ ہیں تو ایک غلط بات یا میسج بہت جلد بہت سارے لوگوں تک پہنچ جانے گا لیکن سوشل میڈیا پر کوئی قانون نہیں ہے جو ایسا ہونے سے روکے۔

ان تمام باتوں سے غلط فہمی انتہا پسندی اور عدم استحکام کی فضا قائم ہو رہی ہے ان سب باتوں کی پوچھ تو ضروری ہے کیونکہ سوشل میڈیا کو بے سہارا چھوڑ دینا نقصان کو ہوا دینا ہے۔غلط معلومات کا پھیلاؤ معاشرے کی تقسیم کو بڑھا سکتا ہے۔اج کل سمارٹ فون کسی بھی بچے نو عمر کے ہاتھ میں موجودگی اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ان کے ہاتھ میں ایک کلک کے ذریعے ہر ایپ تک رسائی ممکن ہے۔ جنسی ایپ تک رسائی ہونے کی وجہ سے نوجوان بچے اور بچیاں اخلاق کی بے چینی، بے راہ روی کا شکار ہو رہے ہیں،اور کچھ بے حیائی پھیلانے کا موجب بھی بن رہے ہیں ان سب سے زیادہ نوجوان نسل میں عداوت، جلن، حسد، اور دشمنی، جیسے جذبات پیدا ہو رہے ہیں کچھ لڑکیاں اور لڑکے پیسوں کی خاطر اپنے روزمرہ کے کام کی ویڈیو کے وی لاگ بناتے ہیں اور یہ سب بتاتے ہیں کہ اج گھر میں کیا ہے۔اور اج گھر والے کہاں گئے ہیں اور اس طرح گھروں میں ڈکیتی کی واردات بھی بہت ہو رہی ہے یہ سب لمحہ فکر ہے اور حکومت کو ایسے اقدامات کرنا بہت ضروری ہے تاکہ ان تمام مضمرات کے اثرات سے اپنی نسل کو بچایا جا سکے اور ایک صاف ستھرا معاشرہ جو فکری الودگی سے دوری بنانا بہت ضروری ہے۔

فکری و اخلاقی آلودگی کا سوشل میڈیا پر بے محابہ پھیلاو معاشرتی تنظیم میں بگاڑ حیٰ اجتماعیت کی ضد بنتا جا رہا ہے جس سے Desocialization کا عمل سرعت پکڑ رہا ہے۔انسان مشین کا قیدی بن رہا ہے۔ مشین انسان سے اخلاق کو جذبات چھین رہی ہے اس وحشتناک عمل پر اہل حل و عقد کی توجہ از حد ضروری ہے مبادا جمادات، نباتات، حیوانات کے ساتھ فقط مشینیں رہ جائیں اور انسان اس جہان کی ایک اجنبی مخلوق قرار پائی۔

حوالہ جات

1. the fatwa.com //:http(تفکر یا غور فکر) the fature.com ://http 25دسمبر 2024 10: pm
2. (مفتی منیب الرحمٰن، فکر و نظر) 10: pm dunia.com.pk ://http 25دسمبر 2024
3. ایضاً
4. ایضاً
5. (علم و دانش میں اضافہ کرنے والے عظیم فلسفی کے اقوال 25 فروری jang.com ;//http 9:pm
6. (علامہ اقبال کے اقوال) 5فروری 2025 10: pm jang.com ;//http
7. (خواجہ شمس الدین عظمی، طرز و فکر) 20مارچ 2025 11: pm ://http www.ksars.org
8. (آلودگی) ur.wikipedia.org 25مارچ 2025 10: pm
9. ندیم ماہر، سوشل میڈیا فوائد و نقصانات، پوسٹ بکس نمبر 47284 دوحہ قطر، 2023 ص 30
10. ایضاً، ص 16
11. بلال حسین، سوشل میڈیا کے مضمرات) 26مارچ 2025 ://http nawaiwaqat.com.pk
12. (ندیم ماہر، سوشل میڈیا فوائد و نقصانات، پوسٹ بکس نمبر 47284 دوحہ قطر 2023، ص 5

References:

1. 1 *The Fatwa*, “Tafakkur ya Ghor-o-Fikr,” 25 December 2024, 10:00 p.m., http://thefatwa.com.
2. Mufti Muneeb-ur-Rehman, “Fikr-o-Nazar,” *Dunia*, 25 December 2024, 10:00 p.m., http://dunia.com.pk.
3. Ibid.

4. Ibid.
5. "Ilm-o-Danish Mein Izafa Karne Wale Azeem Falsafi Ke Aqwal," *Jang*, 25 February 2025, 9:00 p.m., http://jang.com.
6. "Allama Iqbal Ke Aqwal," *Jang*, 5 February 2025, 10:00 p.m., http://jang.com.
7. "Khawaja Shams-ud-Din Azmi, Tarz-o-Fikr," 20 March 2025, 11:00 p.m., https://www.ksars.org.
8. "Alodgi," *Urdu Wikipedia*, 25 March 2025, 10:00 p.m., https://ur.wikipedia.org.
9. Nadeem Mahir, *Social Media: Fawaid-o-Nuqsanat*, Post Box No. 47284, Doha, Qatar, 2023, p. 30.
10. Ibid., p. 16.
11. Bilal Hussain, "Social Media Ke Muzammat," *Nawa-i-Waqt*, 26 March 2025, http://nawaiwaqat.com.pk.
12. Nadeem Mahir, *Social Media: Fawaid-o-Nuqsanat*, Post Box No. 47284, Doha, Qatar, 2023, p. 5.